

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاہ
کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عَسَّیْ اَنْ یَّجْعَلَ لَکُمْ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
۲۸ رمضان المبارک سن ۱۳۸۲ھ
فی پرہ ایک رسالت پائی (ماہنامہ)
۱۰۰۰

جلد ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰

رجوع ۱۵ مارچ ۱۹۶۱ء کو صبح
صنوبریہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اس وقت بفسلہ قائل بہتر ہے
اجاب جماعت خاص توجہ اور التزم سے شخص نے کمال دعوت کے لئے دعائیں جاری رکھی ہیں
۱۳ مارچ ۱۹۶۱ء کو صبح کو حضرت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاہ کی صحت کے
متعلق اطلاع منظر ہے کہ
زخم کے تعلق سے بھی آج کھل گئے ہیں اور زخم کی عدم حالت اچھی ہے اور صحت کی رفتار بھی بہتر
ہے۔ پیشاب میں جلین ہونے کی وجہ سے رات بے چینی رہی۔ کل ٹیسٹ ۱۰۰ تھا۔ اس وقت
۹۹ ہے۔ اجاب جماعت صحت کا ملکہ عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزم سے دعائیں کرتے ہوئے ہیں۔

اجاب جماعت کے نام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

میں جماعتوں کے امراء پر پریذیڈنٹوں اور مرئیوں کے سلسلہ کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ غیر موصی اصحاب کو وصیت کرنے
اور

موصی اصحاب کو اپنی قربانیوں میں اور بھی اضافہ کی طرف توجہ دلاتے رہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
حَمْدُكَ وَتُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِكَ الْكَرِیْمِ

خود خدا کے فضل اور رحمت کے ساتھ احسن

برادرانِ جماعت۔ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہَا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے تحت وصیت کا نظام قائم فرمایا تھا اور جماعت کے دوستوں کو ہدایت فرمائی تھی
کہ وہ اشاعتِ اسلام کے لئے اپنے نالوں اور جائیدادوں کو اُس کی راہ میں پیش کریں تاکہ انہیں مرنے کے بعد جنتی زندگی حاصل ہو۔ اس تحریک میں خدا
کے فضل سے اب تک ہزاروں لوگ حصہ لے چکے ہیں مگر ابھی ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی پائی جاتی ہے جنہوں نے وصیت
نہیں کی اور یہ ایک افسوسناک امر ہے۔ میں اس پیغام کے ذریعہ تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹوں اور مرئیوں کے سلسلہ کو خاص طور پر
توجہ دلاتا ہوں کہ وہ غیر موصی اصحاب کو وصیت کرنے اور موصی اصحاب اپنی قربانیوں میں اور بھی اضافہ کرنے کی طرف بار بار توجہ دلاتے
رہیں۔ اگر ہر وصیت کرنے والا کم از کم ایک نئے شخص سے ہی وصیت کروانے میں کامیاب ہو جائے تو ہمارے محبت میں ہزاروں لاکھوں لڑتے
کا اضافہ ہو سکتا ہے اور اگر امراء اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سلسلہ کے مرئی بھی اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں تو چند دنوں میں ہی
سلسلہ کی مالی حالت میں غیر معمولی ترقی ہو سکتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جو دوست ابھی موصی نہیں وہ وصیت کرنے اور موصی اصحاب
دوسروں سے زیادہ سے زیادہ وصیتیں کروانے کی خاص طور پر کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنے فرائض کے سمجھنے اور
اس نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی توفیق بخشے جو اعلیٰ کلمہ اسلام کے لئے جاری کیا گیا ہے۔

والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

کیا مجددین کا دعویٰ کہ مخالف اسلام ہے

ایک معاصر مکتبہ :-

”اصل میں یہ ساری خرابی ”دعویٰ“ کی ہے۔

خواہ وہ مجددیت کا ہو یا مسیحیت کا ہو یا ہندویت کا اور اپنی ذات کی طرف لوگوں کو بلانے کا بیگانہ امت اور مجددین امت کا طریق کار یہ رہا ہے کہ انہوں نے نہ کوئی دعویٰ کیا۔ نہ اپنی ذات کی طرف کسی کو بلایا اور نہ خود کو اعتقاد کل کا مل علیہ قرار دیا بلکہ اسلام کا دعویٰ ہی اور اس کی جھلک بپا کرنے کی کوشش کی اور اب بھی امت میں صرف اسی صورت میں وحدت پیدا ہو سکتی ہے کہ افراد کی بجائے اسلام کا طرف بنایا جائے اور کسی شخص خاص کی طرف دعوت دینے کی بجائے اسلام قائم کرنے کی دعوت دی جائے یہی صورت ختم نبوت کی حقیقی صورت ہے۔ اسی طرح اسلام کے تقاضے پورے ہو سکتے ہیں اس طرح تکثیر تفسیر کی بنا پر تہذیب ہو سکتی ہے اور اس کا طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا جلال قائم ہو سکتا ہے۔ مصیبت یہ ہے کہ اکثر اہل علم حضرات کا دعویٰ تو یہ ہوتا ہے کہ وہ قرآن و سنت پر خود بھی عمل کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی عمل کرنا چاہتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہوتی ہے کہ وہ خود ساختہ تصورات پیش کرتے ہیں اور جو تصورات دین انہوں نے اپنے ذہن میں بنائے ہیں انہیں کاسی تصور کے زبیرانہ وہ دینی مسائل کو بھی عمل کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ ان کے اکثر تصورات کے لئے کوئی بنیاد تو قرآن کریم میں ہوتی ہے اور نہ سنت رسول اللہ میں اس قسم کا تصور ہے جو مندرجہ بالا عبارت میں پیش کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت میں کبھی بھی یہ موجود نہیں ہے کہ مجددیت مسیحیت یا ہندیت کا دعویٰ کرنا یا جہازہ اور اس سے وہ خیالی برائیاں پیدا ہوتی ہیں جن کی طرف معاصر نے توجہ دلائی ہے آخر قرآن کریم کی کس آیت میں یا کس حدیث نبوی سے یہ بات نکلتی ہے۔

قرآن اور احادیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ امت محمدیہ میں مجددین مبعوث ہوں گے اور آخری زمانہ میں ایک وہ مجدد بھی مبعوث ہوگا جس کی آمد پر ہم اور اہل عالم بھی بھی کہا جائے گا۔ اب ظاہر ہے کہ اگر قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ امت محمدیہ میں مجددین مبعوث ہوں گے تو لازماً اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجددین اپنے مجدد ہونے کے لئے دعویٰ بھی کر سکیں گے۔ ایک انٹیکوٹس کو ایک مقام اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم معلوم نہیں

کہ اس کا اس مقام کا دعویٰ کرنے میں کس طرح واقع ہوتا ہے۔ اور یہ امر ختم نبوت کے کسی طرح منافی ہے۔

ایک معمول عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ حکومت اگر کسی فرد کو بڑی کھٹنر بنا کر بھیجتی ہے تو اس کا بڑی کھٹنر ہونے کا دعویٰ کرنا حکومت کے اختیارات کی خلاف ورزی نہیں بلکہ عین اس کی فریاداری ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو یقیناً وہ اپنی ذمہ داری اور اپنے فرائض میں کوتاہی کرے گا۔

جو لوگ مجددیت کے دعویٰ کو ناجائز سمجھتے ہیں دراصل وہ یہ نہیں جانتے کہ قرآن کریم اور احادیث میں اسلام کی تجدید و احیاء کے لئے بھی ایک نظام مقرر کیا گیا ہے وہ خیالی کرتے ہیں کہ اسلام کا معاملہ ایک انارک کی قسم ہے یعنی جو شخص چاہے قرآن و سنت کو اپنے تصورات کے سانچے میں ڈھال لے حالانکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حاد صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر
وانا نحن لخالقون۔

یعنی ہم نے ہی ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں عین اس نص کے مطابق حدیث نبوی ہے کہ

ان اللہ یبعث الھذلا
علی و اس کل مئۃ سنۃ
حت یجود لھا دینھا۔

یعنی اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد مبعوث کرتا ہے تاکہ وہ لوگوں کی اصلاح کے لئے اس کے دین کی تجدید کیا کرے گا۔

یہ نظام ہے جو اللہ تعالیٰ نے تجدید و احیاء اسلام کے مقرر کر دیا ہے اور واقعہ بھی یہ ہے۔ اس نظام کے مطابق مجددین آتے رہے ہیں۔ اب قابل غور یہ امر ہے کہ اگر مجددین دعویٰ نہیں کر سکتے تھے تو اللہ تعالیٰ کو اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے نظام کی پیدائش دینے کی کیا ضرورت تھی۔

اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ کسی نظام کی پامندی سے طبعاً گریز کرتے ہیں اور دین خدا کو اپنی عقل اور اپنے تصورات کا غلام بنا کر چاہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے نظام کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو لوگوں کو اگر وہ

ایسا نہ کریں تو ان کا غرور نفس مطمئن نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ وہی ہوتے ہیں جو طبعاً باطنی واقعہ ہوتے ہیں اور غرور نفس کی وجہ سے

پھر وہ منہ بگڑے نیست کا نعرہ لگاتے جیتے ہیں۔ دراصل یہی لوگ ہیں جو وحدت ملت کو پارہ پارہ کرتے ہیں جو اپنی اپنی عقول کے گھوڑے دوڑاتے ہیں اور دین کی کچھتے لیکھتی اور وحدت کو اپنے غرور و نفس پر قربان کر دیتے

ہیں اور بھانت بھانت کی لالیوں سے نظام کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ مجددان کو اپنی طرف دعوت دیتا ہے تو شور مچا دیتے ہیں کہ یہ شخص وحدت ملت کو بر باد کر رہا ہے حالانکہ مجدد وقت کے مبعوث ہونے کی ضرورت ہی اسی لئے ہوتی ہے کہ اس وقت لوگ بھانت بھانت کی بولیاں بول رہے ہوتے ہیں اور اپنی اپنی عقل کے ڈھکوسلے لٹکا رکھے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بندہ اگر اصل منبع حق کی طرف بلاتا ہے اور ایسی حالت میں جب کے ملت پارہ پارہ ہو چکی ہوتی ہے تو سرے سے حقیقی جہازت کا انتظام کرتا ہے جو ملت میں از سر نو وحدت قائم کرتی ہے۔

آپ عالم اسلام کا تاریخ مدلل لکھ کر لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ فرخ رندی مجددین کے دعویٰ کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ اپنی اپنی عقل کی بائسری جانے والوں کی وجہ سے ہوئی ہے ایک شخص اٹھتا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ آج کل سیاست کا زمانہ ہے تو وہ کہتے لگتا ہے اسلام مسیاست ہے اور سیاست اسلام ہے وہ سہرا دیکھتا ہے کہ آج کل کمیونزم کے اصول مقبول ہو رہے ہیں وہ نعرہ لگاتا ہے کہ اسلام کے معنی ہیں نظام رولوبیت الخریض جو کسی کے جج میں آتا ہے اور جو اس کی حدود عقل اندازہ لگاتی ہے اس کو اسلام کہہ کر لڑ پھر کا ڈھیر لگا دیتا ہے۔

ایسے لوگ ہیں جو روز و دل سے اسلام میں تفرقہ اندازی کرتے رہے ہیں اور شیرازہ ملت کی و جھیلیاں اڑانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ انہوں لوگوں کی کارستانیوں کے مقابلے کے لئے مجددیوں کا سلسلہ اللہ تعالیٰ نے قائم کر رکھا ہے اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے تہ پیکر ہنایت واضح الفاظ میں پوری دنیا پریش گوئیاں فرمائی ہیں اور تاریخ اسلام میں کس کس مفوس اور واقعاتی شہادت دیتی ہے اور یہ کہن مہر اس واقعہ کے خلاف ہے کہ مجددین اسلام نے دعویٰ نہیں کئے اور ایسے دعویٰ کو ختم نبوت کے منافی سمجھنا سخت کوتاہ نظری ہے اس طرح کو تاہ نظری جو طرح ایک ماتحت مجسٹریٹ کے دعویٰ کو اگر وہ مجسٹریٹ ہے ڈپٹی کمشنر کا درجہ حاصل

سمجھ لینا کوتاہ نظری ہے۔ ایک ماتحت مجسٹریٹ کا یہ دعویٰ کرنا کہ میں مجسٹریٹ ہوں لینے سے بالاجبر سٹریٹ یا ڈپٹی کمشنر یا گورنر کے ہندسے کا انکار نہیں ہے بلکہ یہ ان کے ہندسوں کی تائید ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو حکومت کی تاقربانی ہے جس نے اس کو مجسٹریٹ مقرر کیا ہے کیونکہ بغیر دعویٰ کے وہ اپنے فرائض منصبی کو ادا نہیں کر سکتا۔ یہ دعویٰ خواہ عقلی نہ بھی ہو۔

البتہ وہ لوگ جو ملک میں دھما چوڑی مچانا چاہتے ہیں جو چاہتے ہیں کہ لوگ نظام کی پامندی نہ کریں بلکہ ان کو اپنا ایڈز تسلیم کریں تاکہ وہ اپنا الوسیدھا کرتے رہیں اور غرور و نفس کو بیلاسنے دیں وہ ماتحت مجسٹریٹ کے ایسے دعویٰ کو ناجائز سمجھیں تو سمجھیں ورنہ نظام کا تقاضا یہی ہے کہ نظام کا ہر دکن اپنے اپنے درجہ کے مطابق اپنے اختیارات کا اعلیٰ اعلان اظہار کرے۔ ورنہ کوئی نظام قائم ہی نہیں رہ سکتا۔

ہمارا یقین ہے کہ تجدید و احیاء اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے مزین لفظوں میں ایک نظام قائم کیا ہے جس کی مزید تشریح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے زیر ہدایت حدیث مجددین میں فرمائی ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ مجددین کا دعویٰ کرنا جائز ہے اور یہی کوئی امر اس کے ماننے نہیں ہے بلکہ ان کا دعویٰ نہ کرنا اپنی مقرر کردہ نظام کی خلاف ورزی ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو لوگ اپنے اپنے وقت کے مجدد سے الگ کر کے اپنی عقلوں کی مسجور ذرا بناتے ہیں اور تجدید و احیاء کے حوالے سے مدعی بنتے ہیں وہ غلطی پر ہیں اور یہی دین کی وحدت کو پارہ پارہ کر دیتے ہیں اور مجددین ان کو ان لوگوں کی پیدائش کو خرابیوں کو دور کرنے کے اسلام کے سیدھے سوائے پرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سلسلہ مجددین اللہ تعالیٰ نے اسی لئے قائم کیا ہوا ہے ۴

جماعت احمدیہ کی بیالیستویں

جلسہ شہادت

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی امیر اللہ تعالیٰ نے حضور الخیرین کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیالیستویں مجلس شہادت کا اجلاس اس سال ۲۲-۲۵ اور ۲۶-۲۹ مئی ۱۹۶۱ء کے درمیان ہوا۔ روز جمعہ ہفتہ۔ اتوار تقییم اسلام کانٹونمنٹ دروہ میں منعقد ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ نے شہادت لایا قاعہ آجتاب کے بلڈی اطلالعات ہوگی۔ (میکرڈی مجلس شہادت)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک نصیب افروز خطا

تمہاری عمر محض کھیل کود کی عمر نہیں بلکہ ایک نئی دنیا بسانے اور ایک عالم تعمیر کرنے کی عمر ہے

اپنی اہمیت کو سمجھو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ بہت عظیم اشلان کام اللہ تعالیٰ نے تمہارے سپر کنے میں

بچپن کے نقوش بھی ایسا زندگی مسنوار سکتے یا اسے بدتر بنا سکتے ہیں

فرمودہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء بمقام قادیان

(قسط نمبر ۳)

حضرت بلالؓ

چونکہ وحشی تھے اور انہیں اور کچھ نہیں آتا تھا اس لئے جوں جوں انہیں گھیسٹے اور مارے تھے وہ ایسی کہتے کہ احد۔ احد۔ جب حضرت عثمان بن مظعون نے دیکھا کہ صحابہ ہوا بہانہ ہو رہے اور کفار کے کوشے کھا رہے ہیں تو ان کے دل کو سخت صدمہ پہنچا اور وہ اس کیس کے پاس گئے اور کہا چچا میں آج تک تمہاری حفاظت اور پناہ میں تھا۔ مگر آج میں نے مسلمانوں کی ایسی

دل ہلا دینے والی حالت

دیکھی ہے کہ اس کے بعد میری غیرت یہ برداشت نہیں کر سکتی کہ میرے دوسرے بھائی تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت کریں اور میں آرام سے پھرتا رہوں۔ اس لئے آج سے میں آپ کی حفاظت سے دست بردار ہوتا ہوں وہ کہنے لگا اگر میری حفاظت سے نکلے تو تمہارا وہی حال ہوگا جو وہ دوسرے مسلمانوں کا ہو رہا ہے کہنے لگے کوئی پروا نہیں۔ اس نے کہا پھر سوچ لو ایسا نہ ہو کہ ہمیں قہر کوئی تکلیف پہنچے۔ وہ کہنے لگے کہ میں کچھ بوجہ نہیں چاہتا میں ایک فیصلہ کر چکا ہوں کہ آپ کی حفاظت سے نکل جاؤں۔ آخر جب اس نے اس قدر اصرار دیکھا تو وہ خانہ کعبہ میں گیا اور

اس نے اعلان کر دیا

کہ ایک عثمان میری حفاظت میں نہیں رہا۔ لیکن چونکہ وہ غلام نہیں تھے۔ بلکہ آزاد تھے اور انہیں شہرہ نہیں کے بیٹے تھے۔ اس لئے لوگوں نے انہیں کوئی تکلیف نہ دی۔ ایک دن عرب کے مشہور شاعر لبید جو بعد میں مسلمان ہو گئے تھے اور عرب کے مشہور ترین شعراء میں سے تھے کسی سبیل کے موٹو پر

اس قدر مبتلا ہوا کہ مکہ میں رہنا ان کے لئے مشکل ہو گیا اور وہ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ کچھ عرصہ جب انہیں دوران کے بعض دوسرے مسلمانوں کو دیکھ کر دیکھا تو کفار نے ایک دفعہ یہ شہو کر لیا کہ مکہ میں امن ہو گیا ہے۔ جس سے ان کی غرض یہ تھی کہ جو لوگ مکہ سے ہجرت کر کے جا چکے ہیں وہ واپس آجائیں اور ہم انہیں پھر تکلیف پہنچائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بعض صحابہ یہ خبر سنی کہ واپس آئے انہیں حضرت عثمان بن مظعون بھی جو جب وہ مکہ کے قریب پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ ان سے دھوکہ کیا گیا ہے اور مکہ میں کوئی امن نہیں ہوا۔ اس پر بعض صحابہ پھر واپس چلے گئے۔ حضرت عثمان بن مظعون کی بھی یہی نیت تھی کہ واپس چلے جائیں مگر انہیں

مکہ کا ایک رئیس

کی جان کا بہت گہرا دوست تھا۔ وہ انہیں دیکھ کر کہنے لگا عثمان تم کہاں وہ کہنے لگے میں نے خبر ہی تھی کہ مکہ میں امن ہو گیا ہے اس لئے واپس آ گیا۔ لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ یہ خبر بالکل جھوٹ ہے۔ اس لئے اب ارادہ ہے کہ پھر حبشہ واپس چلا جاؤں۔ وہ رئیس کہنے لگا۔ بھلا وطن سے اچھا مقام کبھی کوئی اور ہو سکتا ہے۔ تم نہیں رہو تمہاری حفاظت کا میں ذمہ دار ہوں اور تمہارے متعلق میں یہ اعلان کر دیتا ہوں کہ تم میری حفاظت میں ہو۔ چنانچہ وہ اپنی حفاظت میں انہیں مکہ لائے۔ اور اعلان کر دیا کہ اب عثمان آئینہ سے میری پناہ میں ہے۔ چنانچہ وہ آزادی سے پھرتے رہے۔ ایک دن ایسی طرح

مکہ میں پھر رہے تھے

کہ انہیں دیکھی حضرت بلالؓ اور بعض دوسرے صحابہ جو غلام تھے انہیں لوگ جڑی طرح مار پٹ رہے ہیں۔ گرم گرم ریت پر انہیں گھسیٹا جا رہا ہے اور بڑے بڑے پتھر ان کے سینہ پر رکھے جاتے ہیں۔

حضرت تکلیف کی دنیا کو دیکھ کر حقیقتِ راحت بظاہر معلوم ہوتی ہے۔ لیکن ہمیں وہی دنیا میں اس دنیا کے متنازعی بعض غیر مری دنیا میں نظر آتے ہیں اور بعض غیر مری عالم دکھائی دیتے ہیں۔ جن عالموں اور دنیاؤں میں ایسی راحت ہے جو اس دنیا کی تکلیف کو بالکل بھلا دیتا ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے

ایمان العجائز

یعنی بڑھیا عورت کے ایمان سے پہلی کی ہے جو ایمان تو جوتا ہے مگر لوگ کہہ دیتے ہیں بعد ازاں اور جہالت کا ایمان ہے۔ مگر دوسری مثال یہ ہے یہ لوگوں میں سے ایک کی چیز کی ہے جنہوں نے دنیا میں علم کے دریا بہا دیے اور دنیا ہی قوت قدر کیے دیے عظیم الشان نصیحتیں دیں کہ وہ دنیا آج تک ان کے طریق عمل کی نقل کرتے پھرتے رہے۔ یہی ہے ایک مثال حضرت عثمان بن مظعون کی بھی ہے وہ چھوٹے بچے سے سترہ اٹھارہ سال ان کی عمر تھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت ہی پیارے تھے۔ دراصل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتداءً ہی ایمان لائے والے بالعموم نوجوان ہی تھے۔ سب سے بڑی عمر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ مگر ان کی عمر بھی اس وقت ۶۳ سال تھی۔ اور باقی لوگ جو آپ پر ایمان لائے وہ ۱۱ سال سے ۲۲ سال تک کے عمر کے تھے اور جو بڑے بڑے صحابہ ہیں ان میں سے بالعموم وہ بھی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ انہیں سن کر بڑے بڑے ۱۵ سے ۲۱ سال کی عمر کے تھے۔ انہیں میں سے ایک

حضرت عثمان بن مظعون

یعنی جن کی عمر ۱۷-۱۸ سال کی تھی۔ جب وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ آپ ایک پڑا سے والد اور رئیس شخص کے بیٹے تھے۔ جب وہ ایمان لائے تو خاندان نے ان کا بائیکاٹ کر دیا انہیں گھر سے نکال دیا۔ اور کسی دیکھوں میں انہیں

مکہ میں آئے اور عرب کے بڑے بڑے لوگوں ان کا کلام سننے کے لئے جمع ہوئے۔ لبید اپنا کلام بنا رہے اور عرب کے رؤساء و جنرل ان کو محیوم رہے تھے کہ سخر نالے تن تے انہوں نے یہ مصرع پڑھا

الا کل شیء ما خلا اللہ باطل

سنو سقا اللہ نالے کے سوا ہر چیز باطل ہونے والی ہے۔ یہ وہ قیلم تھی جو مسلمانوں کو روزانہ دی جاتی تھی۔ اس لئے جو یہی انہوں نے یہ مصرع پڑھا حضرت عثمان بن مظعون کہنے لگے ٹھیک بجا ٹھیک بجا۔ اب گو ان کا یہ کہا لبید کی تصدیق تھی مگر

عرب کے ایک مشہور ترین شاعر

کو ایک، ۸۰ سالہ نوجوان کا یہ کجا تعریف نہیں بلکہ ایک ناک کی ذمت تھی۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے جیسے غالب اور ذوق الینا کا کہ مسلمانوں کو ایک بچہ اٹھا لے کہ خوب کہا۔ ایسے موٹو پر کسی بچے کا ایک بڑے شاعر کے کسی شعر کی تعریف کرنا صحیح نہیں بلکہ بہت سمجھی جاتی ہے۔ چنانچہ جب حضرت عثمان بن مظعون نے کہا ٹھیک بجا ٹھیک کہا تو لبید یہ سن کر سخت براخیز ہوئے اور اس نے کہا اسے کہہ دو ایسے تو تم بہت موڈ پر ہوا کرتے تھے گراہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم میں سے ایک لڑکا اٹھتا ہے اور تمہارے ٹھیک کہا ٹھیک کہا۔ کیس اپنے کلام کی تصدیق کے لئے ایک لڑکے کا محتاج ہوں؟ یہ سن کر بعض لوگ جوش میں پھر گئے۔ اور انہوں نے

چاہا کہ آپ کو سزا دیں۔ مگر وہ رئیس جس نے انہیں پناہیں کچھ عرصہ رکھا تھا پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کہنے لگا یہ یہ وقت نوجوان سے۔ جائے وہ اور اس کی طرف تو قہر نہ کر دو۔ اور انہیں منع کیا اور کہا کہ اگر اب کوئی شعر پڑھا جائے تو بالکل نہ بولنا۔ اس کے بعد لبید نے اسی شعر کا یہ دوسرا مصرع پڑھا کہ

وکل نعم لامحالة ذلیل
گرم نعت جو انسان کو طے گی آخر خم ہو جائے گی
جب اس نے یہ شعر پڑھا تو حضرت عثمان پھر
بول پڑے اور کہتے تھے یہ بالکل غلط اور مجھوت
ہے

جنت کی نعمتیں

قائم رہنے والی ہیں۔ اب تم سمجھ گئے ہو کہ جس
شخص کی تقدیر پر شاعر کو عقد آ رہا تھا اس
کا نزدیک پر اسے کس قدر غصہ آیا ہوگا چنانچہ
لہجہ سے سخت ناراض ہو کر کہا میرے لئے یہ
بانت بالکل ناقابل برداشت ہے اور اب میں
گدھے میں نہیں آؤں گا جہاں کسی شاعر کی
عزت بھی محفوظ نہیں۔ ان لوگوں کی غذا چونکہ
زنانہ دانی ہی تھی۔ اس لئے جب انہوں نے
دیکھا کہ لہجہ ناراض ہو گیا ہے تو ایک شخص
جو جس میں اٹھا اور اس نے کھولتے تان کر ان
کی ایک آنکھ پر اس زور سے مارا کہ ان کی
آنکھ کا ڈیلا باہر آ گیا یہ دیکھ کر اس دیکھ
کو جو ان کے باپ کا دوست تھا سخت غصہ
ہو گیا۔ مگر چونکہ وہ مکہ کے نورس پر اپنا غصہ نہیں
نکال سکتا تھا اس لئے جس طرح غصہ میں انسان
بغیر دفعہ اپنے بھائی یا کسی اور رشتہ دار کو
کے لئے لگ جاتا ہے وہ بھی حضرت عثمان کو ملامت
کرنے لگا اور کہتے تھے میں نے نہیں کہا تھا کہ
میری حفاظت سے باہر نہ نکلتا۔ اگرچہ میری
حفاظت میں ہوتے تو کیوں کوئی شخص تمہاری
آنکھ پر مکہ مار کر اسے چھوڑ دیتا حضرت عثمان
نے جواب دیا تم تو میری اس ایک آنکھ کے
نکالنے پر افسوس کر رہے ہو اور میری تو دوری
آکھ بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں اسی تکلیف
کا انتظام کر رہی ہے۔ عرض وہ تکلیف
جسے دیکھ کر ایک دشمن کا فر کو بھی دم لگے
حضرت عثمان نے اسے اپنے لئے عزت افزائی
کا مقام سمجھا یہی عثمان بعدی

خدا کے نور کو دیکھ لیا

اور اس عالم کی بجائے ایک دوسرے عالم کو
پا گیا تو اس عالم کے مقنا میں یہ دنیا اس کی
نگاہ میں بے حقیقت ہو گئی اور جس وقت دنیا
یہ سمجھ رہی تھی کہ وہ جہنم میں ہے اس وقت
اسے یہ نظر رہا تھا کہ میں جنت میں ہوں تو
فرمایا الحمد للہ رب العالمین اس میں
کوئی شک نہیں کہ دنیا میں دکھ ہیں مگر یہ اسی
وقت تک محسوس ہوتے ہیں جب تک انسان کی
نگاہ اس دنیا پر ہو۔ لیکن جب اس کے علاوہ بھی
اور عالم میں اور ہمارا خدا وہ خدا ہے جس کا
قبضہ اسی عالم پر نہیں بلکہ دوسرے عالموں
پر بھی ہے تو انسان اس کی حمد کے بغیر کس طرح
رہ سکتا ہے۔ انسان اسی وقت

اللہ تعالیٰ کی حمد

سے نادمہ کئی کرتا ہے جب وہ دوسرے عالموں
سے رندھا ہوتا ہے۔ یہ وہ دکھوں کا دیکھتا ہے
اور سمجھتا ہے کہ میں انہی دکھوں میں جم رہا ہوں
ان کا کوئی علاج۔ ان کا کوئی ایلا اور ان کے حاضر
میکوں رحمت کا سامان نہیں۔ لیکن آرزو ان
پر وہ کوٹھا کر دیکھے جو اس جہاں اور اگلے
جہاں میں حاصل ہے تو وہ بے اختیار کہے
الحمد للہ رب العالمین۔ اگر اسی عالم کا
وہ خدا ہوتا تب تم انسان کہہ سکتا تھا۔ اس عالم
میں خدا نے ہمارے لئے سکھ کا کوئی سامان پیدا
نہیں کیا گو یہ بھی غلط ہے مگر یہ بھی نادانی ہے
مگر اس کے علاوہ جب اس سے اور عالم بھی پیدا
کئے ہوئے ہیں جن کو دیکھنے یا جنس حاصل کرنے
کے بعد کوئی رنج اور کوئی دکھ انسان کو نہیں رہتا
تو پھر حال انسان یہ کہتے ہو مجھ رہے کہ
الحمد للہ رب العالمین (باقی)

رمضان کا مہینہ

افسوس جا رہا ہے رمضان کا مہینہ
انعام ایزدی کے اعلان کا مہینہ
ہر ذرہ زمین پھر ہمدوش آسمان ہے
اترا ہے آسمان سے کس شان کا مہینہ
اس ماہ میں خدا نے ام الکتاب بھیجی
ہے کس قدر مبارک قدر ان کا مہینہ
ہر قلب ہو گیا ہے ذکر خدا سے روشن
لابا ہے نور عرفاں عرفان کا مہینہ
تاریکی ضلالت پھر مٹ گئے رہ گئی ہے
ظاہر ہوا ہے نور ایمان کا مہینہ
بڑھ جاؤ نیکوں میں لے جاؤ گئے سبقت
آیا ترقیوں کے میدان کا مہینہ
کیا لطف دے لے ہے میں رمضان کے ہر روزے
آیا ہے زندگی کے سمان کا مہینہ
صد شکر زندگی میں پھر شوق آ گیا ہے
اس رب دو جہاں کے احسان کا مہینہ

تحریک جدید کا ایک اہم مقصد وقف زندگی

تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں
جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی شاعت کے لئے وقف کر دیں۔ اور

اپنی عمری اسی کام میں لگا دیں۔
تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا تاکہ
وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں
پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر
پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے
پس وہ نوجوان آگے آئیں جو دین
کے کام میں مرنا چاہیں؟
(ارشاد حضرت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث علیہ السلام)
سیدنا ابوبکر ظہیر صحیحہ نومبر ۱۹۶۱ء

تصحیح: حضرت چندہ وقف جدید کے سلسلہ میں
الفضل نمبر ۱۱۱ کے صفحہ ۶۶ کام میں لگا دیں
خانقاہ میاں محمد یوسف صاحب بٹوالہ ٹاؤن لاہور
پڑھا جائے۔ ناظم ہاں وقف جدید

ضروری اعلان یوم مسیح موعود ۲۶ مارچ کو ہوگا

جماعت ہائے رحیمیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ابوہ ادریس
تعالیٰ نصرہ الغریب کی منظوری سے اس سال یوم مسیح موعود ۲۶ مارچ بروز اتوار ۲۶ مارچ کو ہوگا۔
۲۲ مارچ کو۔ یوم پاکستان ہے اس لئے جماعتیں یوم مسیح موعود ۲۶ مارچ کو منائیں۔
و یوم مسیح موعود ۲۶ مارچ سے یہ اوقات ہے کہ سب سے پہلی بیعت
جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیوید کے مقام پر کی تھی۔ وہ مارچ ۲۶ء
کے آخری عشرہ میں ۲۶ مارچ کو کی گئی اور جماعت احمدیہ کا قیام معرض وجود میں آیا تھا
اس دن کی یاد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات و معجزات نیز آپ
کے احسانات اور تعظیبات کے تذکرہ کے لئے تقریب منانا مناسب ہے۔
جماعتوں کے اہل و عیال و عیال صاحبان کو چاہیے کہ اس دن کی اہمیت کے پیش نظر
اس تقریب کو علی جانہ پہنچائیں۔ اور درپوش بھی بچھائیں۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دروہ)

بدر یا احمد کی جنگ

میں شہید ہو گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو ان سے اتنی محبت تھی کہ وہ آپ انہیں
اپنے بیٹوں کی طرح سمجھتے۔ ایک اور آیت میں
آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسب
انہیں دفن فرمائے گئے تو آپ کی آنکھوں
سے آنسو جاری تھے اور آپ فرماتے جانتے
تھے عثمان پر اللہ تعالیٰ رحم کرے کہ اس نے
دنیا میں کوئی سکھ نہیں دیکھا۔ اور جب مکمل
سوم شہدائے علیہ وسلم کا جنازہ اودہ ابراہیم
قرت ہو گیا تو حدیثوں میں آتا ہے کہ آیت نے
اس کی دعوت پر اسے مخاطب ہو کر کہا
جا اپنے بھائی عثمان بن مظعون کے پاس
تو وہ ایک روٹکا تھا جس کی ہاتھیں عمر کے
گھٹا رہا کہ تم میں بیٹھے ہیں۔ مگر جب
اس نے

ذکر حبیب

ذخیرہ صاحبزادی بی بی صاحبہ والدہ فریبتی محمد عبدالقادر

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قریب سے دیکھا ہے آپ کا چہرہ مبارک ایک خدا ناسان کا چہرہ تھا جس سے نوکی کو میں ہر دم بھونکتی ہوتی محسوس ہوتی تھیں جو اس کے لولوں کو بچ منور کرتی تھیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کو سب سے پہلے اپنے گاؤں وضع ڈیرہ لالہ دارو غیاث بونہا دیوان سے تین چار میل کے فاصلہ پر واقع دیکھا تھا۔ حضور غائب قادیان سے کسی مفاد کی بیروی کے لئے گودا سپور تشریف لے جا رہے تھے میری عمر اس وقت مثل دہلی کی ہوئی۔ میں نے سنا کہ قادیان والے نے مرزا صاحب آئے ہیں۔ مجھے اس وقت کچھ علوم نہ تھا کہ مرزا صاحب کو کون ہیں مگر ایک غاسد کنٹھ سخی جو مجھے بھی کئی کئی دن حضور کی پانچ کے پاس لے آئی۔ میں نے حضور کو پانچ کے اندر بیٹھے ہوئے دیکھا ایک بالور مرخ و سفید چہرہ تھا جس کے دیکھنے سے دل میں غیب کیفیت اور روحانی سرور پیدا ہوتا تھا۔ حضور نے چند ساعت قیام فرمایا اور پھر تشریف لے گئے۔

میرے دادا کا نام محمد علی تھا جو قریبی اہل تھے اور سادے علاقہ میں اپنے توفیق طہارت اور جوڑو سما کے لئے مشہور تھے اور عوام میں بزرگ صاحب کے نام سے مشہور تھے۔ ان کی وفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوت سے قبل ہو چکی تھی میری دادی صاحبہ جو اپنے خاندان کی طرح نہایت سخی اور ہرگز کا نہیں نے مجھے بتایا کہ موقع پر کھانہ تڑو قادیان کا ایک نور جوان کچھ میں کا نام مرزا عبدالمستطک تھا بزرگ صاحب کے پاس آ کر پڑھا کرتے تھے۔ اس نے انہی سے قرآن مجید اور نماز پڑھنی کی بزرگ صاحب کی تحریک سے حلقہ بکرمش اسلام بنا تھا۔ بزرگ صاحب نے اُسے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی خدمت میں جگہ اچھی حضور کا کوئی دعو لے دیا تھا بھیجا تھا۔ حضرت اقدس کے دعو لے کرنے پر وہ اجڑی ہو گیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ قادیان کی سرزمین میں آباد رہنے والے خاندانوں میں ایک خاندان فریبتی اہل بھی تھا اور میری خاندان میر انصیالی تھے جہاں ۱۹۰۲ء میں جب میری عمر تیرہ اٹھارہ سال کی ہوئی تو میری شادی میرے مول زاد میاں شیخ محمد صاحب قادیانی مرحوم دہلیوں کے ایک خاندان کے ساتھ ہو گئی جس سے

میری قادیانی زندگی کا ایک بنیاد شروع ہوا قادیان اس وقت ایک مختصر قصبہ تھا جو بارش کے ایام میں جزیرہ بن جایا کرتا تھا۔ جس میں مسجد اقصیٰ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے شرکاء کے پختہ مکانات کے علاوہ منہ و بازار اور ایک ہندو محلہ تھے اس وقت کھتر نہ لکھا جاتا تھا میں پختہ مکانات نظر آتے تھے باقی تقریباً سارا گاؤں ہی کچھ مکانات پر مشتمل تھا سارا نام کا ہی بازار تھا۔ کیونکہ وقت پر کوئی چیز بھی وہاں سے میسر نہ آتی ناعین سخی شہر کے عربی جانب ہر سال ایک میلہ لگاتا تھا جسے قدموں کا میلہ کہا جاتا تھا۔ اس میں قریب و جوار سے کچھ مسلم زمیندار شامل ہوتے قادیان میں ہمارا مکان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانات کے شمالی جانب قریب ہمارا واقع تھا یہ سکھوں کی لگی کہلاتی تھی۔ جس میں صرف ہمارا گھر ہی تھا اور باقی کا تھا۔ یہ لگی قصبہ خلافت کے عربی دروازہ کے سامنے سے ہوتی ہوئی شیخ نور الدین صاحب مرحوم کے مکان کے سامنے آ نکلتی ہے۔ ہمارے مکان کے پچھلی جانب واقعہ میں ایک مکان مسلمان لاجپوڑوں کا تھا اور چند مکانات مرزا اسلام اللہ صاحب مرزا نذیر علی تھا اور ان کے خاندان کے دوسرے افراد کے تھے یہ خاندان بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے قرابت رکھتا تھا۔

میری خوشنماں صاحبہ حضرت عالمی رضی اللہ عنہا کو بقیض لے گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتداء بھی صحابہات کے زعم میں شمال ہونے کا ثبوت حاصل تھا۔ چونکہ وہ اپنی جوانی میں ہی عروت و دہچوں کی مال شہ کے لیدر جوہ ہو گئی تھیں۔ خاندان کی زمین جو پچیس گھاؤں کے قریب مونسہ جھینم باگ میں واقع تھی۔ وہ بھی مرد زمانہ کی قدر ہو چکی تھی۔ شہر کا احریت کے شدید مخالف تھے ان جہاں میں ہی اور پچوں کی پرورش کا سادہ اپنا ہی کے گدھوں پر پڑھتا تھا جسے انہوں نے اپنی عالمی ہتی سے عرب منجایا۔ قادیان کے مغربی خاندان کے تمام گھر لعل میں ان کے تقریباً اور طہارت کے باعث انہیں بڑی عزت سے دیکھا جاتا تھا۔ محترم خورشید بیگ صاحب بیگم حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہما اور دوسوی ان کی محکم مستورات و دیگمات کو انہی سے قرآن مجید پڑھنے کا ثبوت حاصل تھا۔ مختصر یہ کہ ان تمام معزز گھرانوں میں ان

کے تعلقات تھے اس نے المراد بی بی کی نکتہ سے کہ وقت تھی والدہ صاحبہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحبہ انہی کے ہاتھ صاحبزادگان حضرت مرزا شیر الدین محمود احمد (خلیفہ امیر تائی) حضرت مرزا شیر احمد صاحب ایم۔ لے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب جو سب اس وقت ہائیکل پچھے تھے کے لئے کھولنے اور دیگر اشیاء بھجوانا کرتی تھیں۔

حضرت عالم بی بی کو حضرت ام المومنین نور اللہ مرزا سے بڑی محبت تھی اور حضرت ام المومنین کو بھی ان سے خاص محبت تھی کچھ اس وجہ سے بھی کہ وہ بول عمری میں پورہ ہو ہو گئی تھیں اور اس لئے بھی کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابتدائی صحابیات میں شامل ہونے کی سعادت حاصل تھی جس کی بنا پر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہما ان کے سلائی کے کام کو اپنے مشوروں سے خاص جلا بخشی اور انہیں دہلی کی طرف بر سلائی اور گورنر کناری کا کام خود سکھایا کیفیت یہ تھی کہ اکثر اوقات وہ سادہ سادہ دن اللہ میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بیٹھی سوتی کا کام کرتی رہتی تھیں۔ یہ اوقات ایسا ہوتا کہ آپ حضرت ام المومنین کے پاس بیٹھی سلائی کا کام کر رہی ہیں اور حضور علیہ السلام بھی یا اس ہی حسب عادت بیٹھے بیٹھے کوئی تعریف فرمادے ہیں اس عرض کے لئے من کے بالفعال کی دیوانوں میں طاقچوں میں دو تہا پڑی رہتی تھیں جو حسب ضرورت استعمال ہوتی تھیں۔ اس عمر میں اگر حضور کام سے ٹھک جاتے تو بیٹھ جاتے اور پھر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا اور میری خوشنما من سے گفتگو فرماتے تھے اور بچوں کے حالات دریافت فرماتے اور میری خوشنما من کی درخواست پر ان کے بچوں کے لئے دعا بھی فرماتے اور ان کی تشفی بھی فرماتے۔ انوس کہ اس وقت ان حالات کا قیام کرنے کا کبھی خیال بھی نہ آیا اور حضرت عالم بی بی وہ جوڑے کے ذریعہ حضور کی لپی اور عالمی زندگی کے بعض حالات سے جانتے تھے

ایک دن کا ذکر ہے کہ میری خوشنما من اللہ میں رضائی بیگم وہی تھیں قریب ہی حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سلائی کا کام کر رہی تھیں اور یا اس ہی محرم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام حسب عادت اپنی لپٹی کر کھی تصنیف میں مشغول تھے۔ کھانے کا وقت ہو گیا۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہما کے لئے کھانا لے آئیں اس میرا سے آپ نے میری

خوشنما من کے لئے بھی علیحدہ برتن میں کھانا ڈالا جسے انہوں نے ایک کپڑے میں باندھ کر بچھا ایک طاقچے میں رکھ دیا تاکہ جاتے وقت ساتھ لے جائیں اور سب بچوں کے ساتھ لی کہ اس ترک کے فائدہ اٹھائیں۔ اتفاقاً یہ کہ اس دن کام میں غیر معمولی دیر ہو گئی اور نماز ظہر کا وقت ہو گیا۔ حضور علیہ السلام بھی نماز کے لئے مسجد مبارک میں جو اللہ کا ایک حصہ ہی تھا تشریف لے گئے دہلی پر جب حضور اللہ تشریف لائے تو چہرہ مبارک پر کچھ نڈکے آنا تھے۔ حضرت ام المومنین کے استفسار پر فرمایا کہ اس وقت یہاں آگے ہیں اور کھانے کا اب وقت بھی نہیں اس کے علیہ سے کوئی بندوبست نہ ہے، تم کام کرنے پر بے بس ہے کچھ ٹھک چکی ہو حضرت عالم بی بی صاحبہ نے جو پاس بیٹھی رضائی ٹھنڈی تھیں انہوں نے سنتے ہی عرض کی کہ حضور گند کی کوئی بات نہیں بندوبست موجود ہے۔ حضرت بیوی صاحبہ نے دعوتی حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہما کے حضور گئے سب کو کھانا آیا تھا اس میں سے کمانی کھانا مجھے بھی دیا تھا جو یہ حاضر ہے میں نے اسے چھوڑا تک بھی نہیں۔ اگر یہ اس وقت حضور کے ہاتھوں کے کام آجائے تو میری بڑی خوش نصیبی ہوگی۔ حضور علیہ السلام پر سب کو بہت ہی خوش ہونے اور وہی کھانا لے جا کر ہاتھوں کو کھلایا۔ ہاتھوں سے فارغ ہو کر جب حضور اور ان تشریف لائے تو بہت ہی خوش تھے اور آتے ہی فرمایا کہ عالم بی بی تمہارے کھانے نے بہت کام کیا ہاتھوں نے اسے خوب سیر ہو کر کھایا اور میں تو منتظر تھا کہ تمہاری حکایت پر تشریف لے کے گا ہاتھوں نے ہستے ہوئے جواب دیا کہ حضور میرا کھانا کیا ہے تو حضور کا ہی کھانا تھا۔ جس کے طفیل آج حضور کو خوش کرنے کی خوش نصیبی ہے مقدر میں تھا حضور اس جواب سے بہت خوش ہوئے اور حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہما سے صاحب کے فریاد عالم بی بی بڑی صبر و عورت کی اور علی محبت سے اور کوئی عورت سرفروگ کھانا تھی

درخواست دعا
مکرم میاں عبدالرحمن صاحب ارانا نافرین اللہ کچھ عرصہ سے علیل ہیں چند من ہوئے وہ پور ڈاکڑی مسائنہ کے لئے گئے تھے۔ ڈاکڑی رضی اللہ عنہما اور ڈاکڑی کوئی عشاء اور صبحا کھانے کو وہ علاج پر وہ میں کراد رہے ہیں اگرچہ کچھ ناخوش ہے لیکن ابھی تک بری تھی بانی نہیں ہوئی بزرگان سلسلہ اور صاحب کی خدمت میں درخواست ہے کہ معائنہ کی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔
عزیز احمد فریبت المال دہلی

نقص امن کی تفتیش کیلئے عورتیں اور بچے تھانوں میں طلب نہیں کئے جائیں گے

پولیس کو مظاہرین پر قابو پانے کیلئے قوت کے استعمال سے گریز کی ہدایت لاہور ۱۴ مارچ بروز پورہ پاکستان کے انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر رفیع خاں نے کہا ہے کہ تریبٹ پاکستان کی دفعہ ۱۵۱-۱۵۲ کے تحت تفتیش کے سلسلہ میں کسی عورت یا بچہ کو کسی بھی حالت میں تھانوں میں نہیں بلایا جائے گا۔

آئی جی پولیس یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ مرکزی حکومت نے پولیس حکام کو ہدایت کی ہے کہ وہ عوامی مظاہروں وغیرہ پر قابو پانے کے سلسلہ میں حفاظت کے استعمال سے گریز کریں اور ایسے مظاہر سے جن پر انسپکشن یا لالچی چارج سے قابو پایا جاسکتا ہو۔ وہاں حتی الامکان فائرنگ نہ کی جائے۔

مسٹر رفیع نے کہا کہ لاہور پولیس میں کیوں کر سڑک دھواؤں کی کارروائیوں میں گذشتہ سال کے مقابلہ میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے جرم میں ایسا کرنا سبب قرار دیا ہے۔ انہوں نے قرار دیا اور کہا کہ پولیس کو موجودہ عملہ کافی ہے۔ اس لئے لاہور میں پانچ تھانے قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ پیرا۔ کالونی ٹیکسسی ویبیا سیکرگ کا فون۔ سول لائسنس وڈ می کو تو آئی جی تھانوں میں سیٹی فون کی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ صوبائی حکومت نے ہر تھانہ کے لئے ایک نوٹس سٹیبل اور متعدد بائیسکوں کی سفارش کی ہے۔ ٹریفک کے حادثات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر رفیع خاں نے بتایا کہ اکثر حادثات تیز رفتاری سے گزرتے ہیں۔

پولیس نے کہا کہ اس قسم کے کارروائیوں میں عوام کے تھانوں کے بچہ کو ماریاں نہیں ملتی۔ اس لئے عوام کو ایسی باتوں سے متنبہ کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی ٹرانسپورٹ کمپنی جس کے خلاف ٹریفک یا عمارت کی شکایات درست ثابت ہوئیں۔ اس کا رجسٹرڈ پرمٹ منسوخ کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ بھر کے گریڈڈ اضلاع کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ وہ جس شخص کو منظورہ رقم سے زیادہ تیزی کے ساتھ رجسٹر چلائے

دیکھیں وہ ضلع حکام سے اس کے خلاف مزید کارروائی کی سفارش کریں۔ آپ نے بتایا کہ حکومت سے درخواست کی گئی ہے کہ گریڈڈ پولیس اضلاع کو ٹریفک ٹاؤنڈ کی حالت دوری کرنے والے پرائیویٹ روٹ قرار پوروں کے چالان کرنے بھی اختیار دیا جائے جو مختلف افراد کو ہفتہ بھر جمانے کا یہ ریکس۔ اور جمانے چوبیس گھنٹے کے اندر متعلقہ تھانوں میں جمع کرادیے جائیں۔ یہ اقدام اس ضمن سے کیا گیا ہے کہ تھانوں

میں ٹریفک کی خلاف ورزی کے مقدمات کی زیادہ عمارت ہو۔ کیونکہ وہاں پہلے ہی تقریباً تین ہزار ایسے مقدمات زیر سماعت ہیں۔ آئی جی پولیس نے بتایا کہ روٹوں کی پوری کی روک تھام کے لئے ریسٹریکٹڈ کے خلاف بھی غلغلہ ایکٹ کا اطلاق کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس اضلاع کو ہدایت بھی کی گئی ہے کہ کسی ماغزت شہری کو گرفتار کرنا وقت احتیاط سے کام لیا جائے۔ اور جب تک جرم ثابت نہ ہو گرفتاری کے وقت یہ تاثر پیدا نہ ہونے دیا جائے کہ وہ مزاحمت شخص مجرم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دفعہ ۱۵۱ کے جرم کی ریکورڈیں رجسٹر کرنے میں بھی حتی الامکان گریز کیا جائے

اکالی دل سچائی صوبہ کی بنیاد پر انتخاب لڑیگا

نئی دہلی ۱۴ مارچ۔ اکالی دل پارٹی نے اپنے لئے خالص لسانی بنیادوں پر پنجابی صوبہ کی تشکیل کے سز پر زور کرنے کے لئے ساری لسانیات کو یکجا کرنا شروع کرنے پر زور دیا ہے۔ اکالی لیڈر نے کہا کہ رات لہذا میں ایک جگہ تمام میں خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اکالی دل پنجابی صوبہ کے تیسرے پر اعلان عام انتخابات لڑے گا۔ آپ نے کہا کہ اگر پنجابی صوبہ انتخابات سے پہلے معرض وجود میں آجیگا۔ تو پھر اکالی دل دوسرے تجزیہ مسائل کا بنیاد پر انتخاب لڑے گا۔

اکالی لیڈر نے کہا۔ آئندہ انتخاب میں اکالی دل کا کسی اور جماعت یا گروہوں کا گروہوں کے ساتھ اتحاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ ہمارا ہمارا ہمارا اکالی ڈاکٹر سنت سنگھ نے کہا کہ اکالی دل کی حیثیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اکالی دل اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ ہر جماعت کو شریک کرے گا۔

وہ) کے لئے ہوں جبکہ خاں افراد نے زینا کے حقوق کا دعویٰ کیا ہے۔ ان کے استحقاق کو تھانوں کے نفاذ کی تادیب کے ضمن میں غور کیا جائے گا اور عمارت میں متعلقہ قانون کی منظوری کی تاریخ کے حوالے سے غور نہیں ہوگا۔ اور ریکارڈ کے مطابق کسی دوسرے دار کا استحقاق زیادہ ثابت ہوگا تو اسے اس کے مطابق زیادہ مانگہ دیا جائیگا اور اگر ریکارڈ میں استحقاق کم ہوا تو اسے کم حصہ لے گا۔

دعویوں کے تصفیہ میں پورے انصاف کے کام لیا جائے گا

مارشل لا کے ضابطہ ۸ سے متاثرہ بے خانماں افراد کو جرنل کے ایسٹیمینٹ میں

کراچی ۱۴ مارچ۔ وزیر بحالیات لیفٹنٹ جنرل کے ایسٹیمینٹ میں ایک مرتبہ پھر یقین دلایا ہے کہ حکومت دعویٰ کے تصفیہ کے سلسلے میں پورے انصاف سے کام لے گی اور جہاں تک ممکن ہو ان کی جائزہ دے گی۔

وزیر بحالیات نے ایسٹیمینٹ میں خاں افراد کے ایک نامندہ وفد سے ملاقات کے دوران دلاوا جو مارشل لا کے ضابطہ ۸ سے متاثر ہوئے ہیں آپ نے ایسے خاں افراد کے بارے میں چند اہم فیصلوں کا اعلان کیا۔ وزیر بحالیات نے کہا کہ سینٹرل ونگ اور ان کے افسر بحالی کے لئے جگہ ٹینٹ کھڑے کیے گئے اور ایک یا زیادہ اعلیٰ افسر عذر داروں کی سماعت کریں گے اور کسی اعتراض کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے متعلقہ عذر داروں کو اس بات کا موقع دیا جائے گا کہ وہ متعلقہ افسر کے سامنے تمام متعلقہ نوٹس دینے کے لئے خود یا کسی اختیار یافتہ افسر کو مدعو کرے گا۔ دیکھے ہیں ہوں کسی تجویز بیان سے جانچ پڑتال کے حکم کو آخری شکل دینے کے بعد اس پر لازمی طور پر عمل کرنا کوئی ہرگز۔ لیکن دعویٰ اور اعتراضات کی سماعت کرنے والے ٹینٹ کھڑے اسے موجودہ حالت میں رکھنے کے لئے عوامی حکم جاری کرنے کے

کراچی ۱۴ مارچ۔ وزیر بحالیات لیفٹنٹ جنرل کے ایسٹیمینٹ میں ایک مرتبہ پھر یقین دلایا ہے کہ حکومت دعویٰ کے تصفیہ کے سلسلے میں پورے انصاف سے کام لے گی اور جہاں تک ممکن ہو ان کی جائزہ دے گی۔ وزیر بحالیات نے ایسٹیمینٹ میں خاں افراد کے ایک نامندہ وفد سے ملاقات کے دوران دلاوا جو مارشل لا کے ضابطہ ۸ سے متاثر ہوئے ہیں آپ نے ایسے خاں افراد کے بارے میں چند اہم فیصلوں کا اعلان کیا۔ وزیر بحالیات نے کہا کہ سینٹرل ونگ اور ان کے افسر بحالی کے لئے جگہ ٹینٹ کھڑے کیے گئے اور ایک یا زیادہ اعلیٰ افسر عذر داروں کی سماعت کریں گے اور کسی اعتراض کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے متعلقہ عذر داروں کو اس بات کا موقع دیا جائے گا کہ وہ متعلقہ افسر کے سامنے تمام متعلقہ نوٹس دینے کے لئے خود یا کسی اختیار یافتہ افسر کو مدعو کرے گا۔ دیکھے ہیں ہوں کسی تجویز بیان سے جانچ پڑتال کے حکم کو آخری شکل دینے کے بعد اس پر لازمی طور پر عمل کرنا کوئی ہرگز۔ لیکن دعویٰ اور اعتراضات کی سماعت کرنے والے ٹینٹ کھڑے اسے موجودہ حالت میں رکھنے کے لئے عوامی حکم جاری کرنے کے

مقصد زندگی - د - احکام ربانی
و اسی صفحہ کا سالہ
کارڈ اپنے پر - مفت
عبداللہ الدین سکند آباد دکن

لاہور کا مشہور و معروف لائسنس یافتہ اسپال و مویشیاں
۲۹ مارچ ۱۹۶۱ء بروز بدھوار
میلہ منڈی گراؤنڈ لاہور برب سٹرک لاہور منڈی منعقد ہوگا۔ اس میلہ پر خریدار اور بیوپاری دور دور سے آتے ہیں اور اعلیٰ قسم کے گھوڑے گھوڑیاں گائے۔ بیل بھینس اور بکری وغیرہ مناسب قیمت پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔
میلہ میں چارہ پانی۔ روشنی اور خورد و نوش وغیرہ کا خاطر خواہ انتظام ہوتا ہے۔ نیزہ بازی۔ گھوڑ دوڑ۔ کتوں کی دوڑ دیگر دلچسپ کھیلوں کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ صنعتی نمائش کا خاص طور پر بندوبست ہوگا۔
صنعتی نمائش میں سٹالوں کیلئے جگہ تحریری درخواست پر زور دیا جاتا ہے
کاروباری مصرف کیلئے جگہ
سرکش۔ ٹیکسٹ و دیگر کھیل نمائشوں کے کمانڈ وغیرہ کیلئے جگہ کا نایم ۲۷ سے ہوگا
مشترکہ۔ سیکرٹری و سٹرک کونسل لاہور فون نمبر ۲۱۴

